دنیا ایک کھیل تماشہ

تحریر و ترتیب:۔ عتیق الرحمٰن

امت محمدﷺ پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے قیامت تک کے لئے لازوال قوانین و ہدایات کے مجموعہ کو قرآن مجید کی شکل میں نازل فرمایا۔ یہ نعمت عظمیٰ ہر موڑ پر ہر مرحلے پر اور زندگی کے ہر شعبے میں ہر وقت مخلوق خدا کی مکمل راہنمائی کرتی ہے اور ایسی راہنمائی جس پر عمل کرنا یقینی کامیابی کا پیش خیمہ ہے جبکہ

یہ دنیا یہ گھر یہ کاروبار یہ محلات یہ کاریں یہ دولت یہ کرسی جس کے لئے انسان اپنی پوری توانائی صرف کر دیتا ہے۔ اگر وہ ان چیزوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے' اسے کامیاب تصور کیا جا سکتا ہے؟ یا ان چیزوں کے حصول کی واقعی کوئی حیثیت بھی ہے۔ اس کے متعلق آخری آسمانی صحیفہ صادقہ (جسکا منزل من اللہ اور تغیر و تبدل سے محفوظ ہونا لاریب ولاشک ہے) کیا راہنمائی کرتا ہے۔

خالق ارض و سماء اس دنیاوی زندگی کی حقیقت کو روز روشن کی طرح کھلے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

وما ھذہ الحیوۃ الدنیا الالھو ولعب و ان الدار الاخرۃ لھی الحیوان لو کانو یعلمون

(عنکبوت ۶۴)

اور یہ دنیا کی زندگانی کیا ہے کچھ نہیں مگر بہلاوا اور کھیل کود اور (اگر سچ پوچھو تو) آخرت کا گھر ہی زندگی ہے۔ کاش یہ لوگ (اس بات کو) جانتے ہوتے۔

ایک اور جگہ پر اس دنیا زندگی کی حقیقت اور کھلے الفاظ میں آشکار کرتے ہوئے فرمایا۔

انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفھا وازینت وظن اھلھا انھم قادرون علیھا اتاھا امرنا لیلا اونھارا فجعلناھا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الایات لقوم یتفکرون

(یونس)

ترجمہ:۔ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کا سبزہ اس کی وجہ

سے (خوب) گھنا ہوا نکلا۔ کچھ آدمیوں کے کھانے کا کچھ جانوروں کا یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار پورا کر لیا اور (دلہن کی طرح بن سنور گئی) اور وہاں کے رہنے والے سمجھے کہ وہ اس پر قادر ہیں۔ (ایک ہی ایکا) رات یا دن کو ہمارا عذاب اس پر آن پہنچا۔ ہم نے کاٹ کر (ساری کھیتی تباہ کر کے) اس کو ایسا کر دیا جیسے کل وہاں کھیت ہی نہ تھا۔ (جیسے ہم نے یہ مثال بیان کی) ایسے ہی ہم سوچنے والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں کتنی عمدہ اور بہترین مثال بیان کی گئی ہے۔ کہ تو ساری محنت اپنے کاروبار پہ لگاتا ہے اپنی جدوجہد اپنے محلات پر صرف کرتا ہے اپنا سارا زور اور ساری توانائی کرسی کے حصول کے لئے لگا دیتا ہے۔ اول تو یہ چیزیں تجھے حاصل ہونے سے رہیں لیکن اگر تو ان چیزوں کو حاصل کر بھی لے تو کیا خدا کے عذاب سے نہیں ڈرتا۔ یا تجھے ناگہانی موت آجائے۔ اور تیری ساری محنت رائیگاں چلی جائے گی۔ تیری توانائی اور تیری جدوجہد کسی کام نہ آئے گی۔ گویا کہ ایسے ہی ہوگا جیسے کچھ بھی نہ تھا۔ (**کان لم تکن**) اس لئے کہ اگر تو نے اپنا کاروبار چمکا لیا۔ محلات بنوا لئے۔ کاروں پر سفر کرنے لگا اور کرسی کو تو نے حاصل کر لیا۔ تو پھر پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کے بارہ میں غور کر جس میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز اس شخص کو جو دنیا کا سب سے زیادہ خوشحال شخص ہے۔ جہنم کی آگ میں ایک غوطہ دے کر نکالا جائے گا۔ پھر اسے پوچھا جائے گا کیا تم نے کبھی خوشحالی دیکھی۔ جو جواب دے گا نہیں۔ پھر اس شخص کو جو دنیا میں سب سے زیادہ بدحال شخص تھا جنت میں داخل کر کے نکالا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ کبھی تم نے بدحالی دیکھی کہے گا نہیں (ابن اکثیر)

گویا کہ کوئی انسان دنیا میں جتنی بھی کامیابی حاصل کرے کروڑ پتی بن جائے ملک کا وزیر اعظم بن جائے۔ لیکن جب آخرت کے عذاب کو دیکھے گا تو اس کے سامنے اس دنیا کی کامیابی کی حیثیت تو ایک طرف اسے یہ کامیابی یاد بھی نہ رہے گی۔ بلکہ یہی کامیابی اس کے لئے وبال جان بن جائے گی۔ اس کے برعکس وہ انسان جو دنیا میں صعوبتوں کو برداشت کرتا رہا۔ کس لئے اللہ کی رضا کے لئے دین اسلام کے لئے۔ کتاب و سنت پہ عمل کرنے کے لئے کلمۃ اللہ کی بلندی کے لئے اس نے فاقوں پہ گزارا کیا۔ راتوں کی نیند اور نرم و گرم بستر کو دربار الٰہی میں سجدہ ریز ہونے کے لئے چھوڑ دیا۔ تبلیغ کی خاطر گالیاں کھائیں تکالیف کو برداشت کیا۔ الغرض زندگی کی ہر مشقت کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ تو ایسے شخص کی جو آخرۃ میں کامیابی ہوگی اس کے سامنے یہ دنیاوی تکالیف و مصائب کی کوئی

اہمیت و حیثیت نہیں۔ بلکہ وہ ان صعوبتوں میں بھی لذت و حلاوت محسوس کرتا ہے۔ جبکہ اس کی اخروی کامیابی اس کے کیا کہنے اس جنت کی چھوٹی سے چھوٹی چیز دنیا و ما فیہا سے بہتر ارفع اور اعلیٰ ہے اس دنیا کا اس آخرۃ سے کیا مقابلہ یہ دنیا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر ہے اسی لئے پیارے پیغمبر رحمت دو جہاں حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ ماء (ترمذی)

ترجمہ:۔ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی قدر و قیمت ایک مچھر کے پر کے برابر ہی ہوتی تو کبھی کسی کافر کو پینے کے لئے پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب نہ ہوتا۔ گویا کہ دنیا کی کوئی قدر قیمت ہی نہیں ہے۔ اور پھر خاص کر آخرۃ کے مقابلہ میں تو سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے بھی اپنے ایک فرمان میں واضح فرمایا۔ کہ دنیا کی آخرۃ کے مقابلہ میں اتنی حیثیت ہے کہ جس قدر انسان سمندر میں انگلی ڈبوئے تو جو اس کے ہاتھ کی انگلی سے پانی لگا ہے یہ دنیا اور سمندر آخرۃ ہے۔ (مسلم)

دنیا کی قدر و قیمت مردہ لاش سے بھی بدتر ہے آپؐ نے صحابہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی بکری کا مردہ بچہ ہو تو کیا تم اسے ایک درہم میں خرید لو گے کہا ہم اسے مفت لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

یہ وہی دنیا ہے جس کے حصول کے لئے ہم اپنی تجاویز اپنی توانیاں صرف کر دیتے ہیں اپنی رات کی نیندوں کو قربان کر دیتے ہیں حتیٰ کہ اگر ہمیں اس کے حصول کے لئے اپنے رشتہ داروں عزیزوں اپنی بیوی اپنی اولاد یہاں تک کہ اپنے والدین کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑے تو ہم اس سے دریغ نہیں کرتے۔ لیکن بالآخر حاصل کیا ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں بیان فرماتے ہیں۔ جس کا میں نے پیچھے ذکر کیا ہے کہ **انما مثل الحیوۃ الدنیا** (الخ)

اس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ اگر حقیقی کامیابی اور فوز و فلاح مقصود ہے۔ تو پیارے پیغمبر علیہ التحیہ والتسلیم کے فرمان کو ہر دم اپنے سامنے رکھیے گا۔

کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل فاذا اصبحت فلا تنتظر المساء واذا امسیت فلا تنتظر الصباح

ترجمہ:۔ تو دنیا میں ایسے رہ گویا کہ تو اجنبی یا مسافر ہے پس جب تو صبح کرے شام کا انتظار نہ کر۔ اور

باقی ص۲۴ پر